ماڈیول ۴

وضو کے فرائض اور مسائل

وضو نماز کیلئے شرط ہے

ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی بغیر وضو کی نماز قبول نہیں کرتا۔ [مسلم]

وضو کے فرائض:

نوٹ:

۱۔ فرض اور واجب کے درمیان فرق نہیں ہے

۲۔ امر صیغے سے وجوب ثابت ہوتا ہے

۱۔ نیت واخلاص

۲۔ وضو سے قبل "بسم اللہ" پڑھنا ضروری ہے [واجب ہے]۔

تقریباً آٹھ کے قریب صحابہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے وضو سے پہلے "بسم اللہ" نہ پڑھی اس کا وضو نہیں ہوگا۔ [ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ، احمد]

نوٹ: اگر کوئی "بسم اللہ" پڑھنا بھول جائے تو اس پر کوئی حرج نہیں ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت سے خطا، بھول، اور جس کام پر مجبور کیا گیا ہو، کے گناہ کو اللہ تعالی نے معاف کر دیا ہے۔ [ابن ماجہ]

وضو کرتے ہوئے پانی کم استعمال کرنا چاہئے۔

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بسعد وهو يتوضأ فقال: ما هذا السرف؟ فقال: أفي الوضوء إسراف؟ قال: نعم وإن كنت على نهر جار

کلی کرنااور ناک میں پانی چڑھانااور جھاڑنا بھی واجب ہے۔حدیث میں آتاہے:' ثم لينثر '[پھراپنی ناک کو جھاڑے]۔

حضرت لقلیط بن صبرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:جب تم وضو کرو تو کلی کرو۔[ابوداؤد]

إذا توضا احدكم، فليجعل في انفه ماء ثم لينثر

"جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اپنی ناک میں پانی ڈالے،پھر جھاڑے۔"

اور اسی طرح لقلیط بن صبرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"ناک مین پانی چڑھانے میں مبالغہ کروالا کہ تم روزے دار ہو۔

[ابوداؤد،ترمذی،نسائی،ابن ماجہ]

نوٹ: جس روایت میں ہے کہ کلی اور ناک میں پانی داخل کرنا سنت ہے،وہ ضعیف روایت ہے۔

مسواک کرنا سنت ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا:مسواک منہ کی طہارت اور رب کی رضامندی کا باعث ہے۔[نسائی]

اسی طرح حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:اگر مجھے امت کی تکلیف کا احساس نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔[نسائی]

پورا چہرہ دھوناواجب ہے

چہرے سے مراد"ایک کان سے دوسرے کان تک اور پیشانی کے اوپر بالوں کی ابتداء سے ٹھوڑی تک کا حصہ"۔اس کیلئے لغت اور شرع میں لفظ 'وجہ' استعمال ہوتاہے۔

ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوناواجب ہے۔

داڑھی کا خلال کرناواجب ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب وضو کرتے تو پانی کا ایک چلو بھر کے اپنی ٹھوڑی کے نیچے داخل کرتے اور اس کے ساتھ اپنی داڑھی کا خلال کرتے اور فرماتے میرے رب نے مجھے اسی طرح حکم دیاہے۔[ابوداؤد]

اسی طرح ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال واجب ہے

حضرت لقیط بن صبرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔ [ابوداؤد]

اسی طرح حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرو۔ [ابن ماجہ]

سر اور کانوں پر مسح کرنا واجب ہے۔

نوٹ:

مکمل کانوں یا سر کے بالوں کو گیلا کرنا ضروری نہیں ہے

مکمل سر کا مسح واجب ہے اس لئے:

- کہ قرآن میں لفظ 'رأس' استعمال ہوا ہے اور 'رأس' مکمل سر کو کہتے ہیں۔

- دوسری بات یہ کہ قرآنی لفظ کی تفسیر نبی ﷺ نے خود اپنے عمل سے کی ہے جو یوں ہے:

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر کا مسح اس طرح کیا کہ اپنے دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے گئے اور پیچھے سے آگے کی جانب واپس لے آئے۔ یعنی پہلے سر کے اگلے حصے سے مسح شروع کیا اور دونوں ہاتھوں کو گُدّی تک لے گئے پھر جہاں سے شروع کیا تھا وہیں پر واپس لے آئے۔ [بخاری، مسلم، ابوداؤد]

نوٹ: کبھی رسول اللہ صرف پگڑی پر مسح کیا کرتے تھے۔

حضرت عمرو بن امیہ ضمری بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اپنی پگڑی اور اپنے موزوں پر مسح کیا کرتے تھے۔ [بخاری، نسائی، ابن ماجہ]

کبھی پیشانی کے بالوں اور پگڑی دونوں پر مسح کیا کرتے تھے۔

حضرت مغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور پیشانی اور پگڑی پر مسح کیا۔ [مسلم، ابوداؤد]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے ہاتھوں کی دونوں شہادت والی انگلیوں کو کانوں میں داخل کیا اور انگھوٹوں سے کانوں کے باہر کا مسح کیا۔

سر کے مسح کیلئے ہاتھوں کے بچے پانی کے علاوہ نیا پانی لینا ضروری نہیں۔

کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ سے دونوں طرح ثابت ہے۔ جیسا کہ احادیث میں ہے:

۱۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کے بچے ہوئے پانی کے علاوہ "نئے" پانی سے اپنے سر کا مسح کیا۔ [مسلم، احمد]

۲۔ آپ ﷺ نے اپنے سر کا مسح اسی زائد پانی سے کیا جو آپ ﷺ کے ہاتھ میں موجود تھا۔ [ابوداؤد، ترمذی]

نوٹ: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: دونوں کان سر سے ہیں۔ [صحیحہ، ۳۶]

جب دونوں کان سر میں شامل ہیں تو چونکہ سر کا مسح فرض ہے، لہٰذا، کانوں ک ا مسح بھی فرض ہے۔

اسی بنا پر نبی ﷺ سر کے ساتھ کانوں کا مسح بھی کر لیا کرتے تھے۔ [ابوداؤد]

نوٹ: کانوں کے مسح کیلئے نیا پانی لینا صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

نوٹ: کانوں کے مسح کا طریقہ

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے ہاتھوں کی دونوں انگشت ھائے شہادت کو کانوں میں داخل کیا اور انگوٹھوں سے کانوں کے باہر والے حصے کا مسح کیا۔ [ابوداؤد، نسائی]

نوٹ:

۱۔ سر اور کانوں کا مسح ایک مرتبہ ثابت ہے۔

۲۔ گردن کا مسح بدعت ہے۔ جس حدیث میں گردن کا مسح وارد ہے وہ بہت ضعیف اور کمزور ہے۔

کانوں کے مسح کیلئے دوبارہ ہاتھوں کو گیلا کرنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

ٹخنوں سمیت پاوں دھونا واجب ہے۔

نوٹ: دائیں جانب سے وضو کی ابتداء کرنا واجب ہے۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم لباس پہنو اور جب تم وضو کرو تو اپنی دائیں جوانب سے شروع کرو۔

[ابوداؤد، ابن ماجہ]

اس حدیث میں موجود حکم اور آپ ﷺ کا اسی پر استمرار وجوب کی واضح دلیل ہے۔

نوٹ: وضو میں موالاۃ [پے در پے اعضاء کو دھونا] واجب ہے۔

حضرت خالد بن معدان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ اس کے قدم پر ایک درھم کے برابر جگہ خشک رہ گئی ہے تو آپ ﷺ نے اس کو دوبارہ وضو کرنے کا اور نماز پڑھنے کا حکم دیا۔[ابوداؤد]

نوٹ: وضومین ترتیب واجب ہے۔

نبی ﷺ نے ایک دیہاتی سے کہا: "اسی طرح وضو کرو جیسے اللہ تعالی نے تمہیں حکم دیا ہے"۔ پھر آپ ﷺ نے اسے مرتب وضو سکھایا۔[بیہقی]

نوٹ: سر کے علاوہ تمام اعضاء کا دھونا وضو میں نبی ﷺ سے ایک ایک مرتبہ دو دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ ثابت ہے اور وارد ہے۔ایک ایک مرتبہ اعضاء وضو دھونا فرض ہے باقی مستحب ہے [سنت ہے] لیکن تین مرتبہ سے تجاوز کرنا جائز نہیں۔

حدیث میں ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر سوال کرنے لگا تو آپ ﷺ نے اسے تین تین مرتبہ وضو کر کے دکھایا اور فرمایا: یہ وضو ہے اور جس نے اس پر زیادتی کی تو بے شک اس نے برا کیا، حد سے تجاوز کیا اور ظلم کیا۔"[ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ]

وضو سے فراغت کے بعد کی دعائیں

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص وضو کر کے یہ دعا پڑھ لے: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ۔ تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[مسلم، ابوداؤد، ترمذی]

نوٹ: وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھنا اور انگلی اٹھانا صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

نوٹ: وضو کے دوران گفتگو جائز ہے۔ ممانعت کی کوئی دلیل نہیں۔

وضو کے سنن

۱۔ مسواک

۲۔ تین تین مرتبہ یا دو دو مرتبہ وضو کے اعضاء کو دھونا

۳۔ آخر میں دعا پڑھنا

۴۔ تحیۃ الوضو ادا کرنا

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فجر کے وقت پوچھا: اے بلال! مجھے اپنا سب سے زیادہ امید والا نیک کام بتاؤ جسے تم نے اسلام لانے کے بعد کیا ہے۔ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی چاپ سنی ہے۔
حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے تو اپنے نزدیک اس سے زیادہ امید کا کوئی کام نہیں کیا کہ جب میں نے رات یا دن میں کسی وقت بھی وضو کیا تو میں اس وضو سے نفل نماز پڑھتا رہتا جتنی میری تقدیر میں لکھی گئی تھی۔

موزوں، جرابوں اور جوتوں پر مسح کا حکم

موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور موزوں اور پگڑی پر مسح کیا۔ [مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ]

نوٹ: موزوں پر مسح کرنا متواتر حدیث سے ثابت ہے۔ اور بے شمار صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

یاد رہے کہ مسح کے انکار میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے جو مروی ہیں وہ صحیح نہیں ہیں بلکہ ضعیف ہیں۔

جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنا جائز ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔ [ابوداؤد، ترمذی، نسائی]

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجاہدین کے ایک جماعت بھیجی۔ انہیں حکم دیا کہ پگڑیوں اور پاؤں کو گرم کرنے والی اشیاء پر مسح کریں۔ [ابوداؤد]

بعث رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم سَرِيَّةً ، فأصابهم البَردُ ، فأمرهم أن يمسَحوا على العصائبِ والتَّساخِينَ

حضرت علی بن ابی طالب، حضرت ابن مسعود، حضرت انس بن مالک، حضرت عمر ابن الخطاب، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم وغیرہ سب سے جرابوں کا مسح مروی ہے۔ [ابوداؤد]

اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں ان مسح کرنے والے صحابہ کے کوئی مخالف ظاہر نہیں ہوا۔

فائدہ: ثبت المسح على الخفين لوحده مطلقًا

و ثبت المسح على الجوربين لوحده مطلقًا

قال ابوداؤد – ومسح على الجوربين – علي بن ابى طالب – ابن مسعود – البراء بن عازب – انس بن مالك و ابو امامة – و سهل بن سعد – ولا يعلم من الصحابة فيه مخالف – فكان اجماعا

عن الأزرق بنِ قيسٍ قال: «رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَحْدَثَ؛ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَمَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْنِ مِنْ صُوفٍ؛ فَقُلْتُ: «أَتَمْسَحُ عَلَيْهِمَا؟» فَقَالَ: «إِنَّهُمَا خُفَّانِ، وَلَكِنَّهُمَا مِنْ صُوفٍ»»

ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: «المِسْحُ عَلَى الجَوْرَبَيْنِ كَالمِسْحِ عَلَى الخُفَّيْ

عن المغيرة بن شعبة رضي الله عنه : أن رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ومسح على الجوربين والنعلين

اي مسح على الجوربين و النعلين كل على انفراده

و ثبت المسح على النعلين لوحده مطلقًا

عن أوس بن ابى أوس الشقفى ان رسول الله توضًا ومسح على نعليه و قدميه [ابوداؤد]

عن أوس بن أبي أوس ، قال : رأيت أبي يوما توضأ ، فمسح على النعلين ، فقلت له : أتمسح عليهما ؟ فقال : هكذا رأيت رسول الله عَلَيْكُمْ يفعل [مسند احمد]

افاد الحديث – جواز المسح على النعلين و لو لم يكن معها الجوربان

عن علي بن الظبيان أنه رأى عليا – رضي الله عنه – بال قائما، ثم دعا بماء فتوضأ ومسح على نعليه، ثم دخل المسجد فخلع نعليه، ثم صلى- [عبد الزراق ٧٨٣ – ٧٨٤ وهق ١\٢٨٨]

فهذا كلها تدل على جواز المسح على النعلين دون الخفين و الجوربين

نوٹ: موزوں اور جرابوں پر مسح جائز ہے اگر کہ ممزق ہے۔

احادیث میں جرابوں اور موزوں پر مسح کرنے کا ذکر مطلق وارد ہے۔ کوئی قید نہیں ہے۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کا قول ہے: امسح عليها ما تعلقت به رجلك، وهل كانت خفاف المهاجرين والأنصار إلا مخرقة مشققة مرقعة؟! [بیهقی ۱/۲۸۳]

موزوں اور جرابوں پر مسح کیلئے انہیں پہنتے وقت باوضو ہونا شرط ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں چھوڑ دو کیونکہ میں نے جب یہ موزے پہنے تھے تو میں باوضو تھا۔ [بخاری، مسلم]

دَعهُما فإنِّي أدْخَلتُهُما طاهِرَتينِ . فمسَح عليهِما

موزے اور جرابوں کے کس حصے پر مسح کیا جائے گا؟

راجح بات یہ ہے کہ مسح صرف اوپر والے حصے پر ہی کیا جائے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر دین کا دارومدار رائے اور عقل پر ہوتا تو پھر موزوں کی نچلی سطح پر مسح اوپر کی بہ نسبت زیادہ قرینِ قیاس تھا۔ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو موزے کے بالائی حصے پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ [ابوداؤد]

مقیم اور مسافر کیلئے مدتِ مسح

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مدتِ مسح کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: مسافر کیلئے تین شب وروز اور مقیم کیلئے ایک دن رات۔ [مسح کی مدت ہے] [مسلم، نسائی]

کیا موزے، جرابیں اتارنے سے وضو ٹوٹ جائے گا؟

وضو نہیں ٹوٹے گا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے وضو کر کے جوتوں پر مسح کیا پھر انہیں اتار کر نماز ادا کی۔ [بیہقی، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ]

اگر سر پر مسح کر کے سر منڈوا دیا تو اس پر دوبارہ مسح کرنا واجب نہیں ہو گا۔

مسح کی مدت کب شروع ہو گی؟

مسح کی مدت وضوٹوٹنے کے بعد مسح کرنے سے شروع ہوگی۔

نبی کی حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے مقیم کیلئے مسح کی مدت ایک دن اور ایک رات مقرر فرمائی اور مسافر کیلئے تین دن اور تین راتیں مقرر فرمائی۔ [مسلم]

حدیث میں جو "مسح" کا لفظ ہے وہ اس مسئلے کو بالکل واضح کر دیتے ہیں کہ مسح کی ابتداء حدث کے بعد والے مسح سے شروع ہوگی۔

حضرت سعد اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں موزوں پر مسح کے سلسلے میں اپنا جھگڑا لے کر حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: موزوں پر مسح ایک دن اور رات کے اس وقت سے ہوگا جب ان پر مسح کیا گیا ہو۔ [مصنف عبدالرزاق]

کیا مسح کی مدت ختم ہونے سے وضوٹوٹ جائے گا؟

اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا جب تک حدث وغیرہ [وضوتوڑنے والی چیزیں] سے وضو نہ ٹوٹ جائے اس کا طہارت ختم ہونے پر کوئی صحیح دلیل نہیں ہے۔

المسح على الخفين والجوربين المقطوعين تحت الكعبين

المذاهب لأربعة على من شرط المسح على الخفين ان يكون سائر لمحل فرض الغسل الكعبان مع القدم قياسًا على الوضوء

وفر اجاز العلماء المسح على الخف و لو كان دون الكعبين - ابن حزم - الأوزاعى و شيخ الأسلام و عثيمين ولألبانى

الدلائل - حديث المسح مطلق غير مقيد بأي قيد

و مع علمه الله تعالى بما هي عليه فى العادة ولم شرط ان تكون سيلمة من العيوب و كل خف، جورب يلبسه الناس و عيشون فيه فلم ان يمسحوا عليه و ان كان مفتوقًا او مزوقًا من غير تحديد لمقدار ذلك-

فان التجديد لابدله من دليل- [مجموع الفتاوي ١٧٤/٢١]